Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خلافت نمبر

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۳ ہش ۲۵ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۱۶

سلسلہ احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا دائمی ظہور

اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اِس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔" (الوصیتہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۳ھ

بعثتِ مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک عظیم الشان برکت

مسیح موعود کے دَور کے متعلق احادیث میں بکثرت یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ ایسا مقدس و مبارک دَور ہوگا کہ اسلام کے دَورِ اوّل کے خصائص کو تازہ کر دے گا اور اسمیں اسلام کو وہ عروج و اقبال نصیب ہوگا کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔ احیاء اسلام، قیامِ شریعت اور غلبۂ حق کے ساتھ ساتھ اس مبارک دَور میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا از سرِ نو بحال ہونا بھی مقدر تھا چنانچہ ایک روایت میں اُمّتِ مسلمہ پر آنے والے پانچ دَوروں کا ذکر ہے اور آخری دَور جو بلاشبہ مسیح موعود کا دَور ہے کے متعلق لکھا ہے :-

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ تَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْأَرْضِ يَرْضٰى عَنْهَا سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرٍ إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا وَبَرَكَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ

ترجمہ:- پھر وہی خلافت بطریقِ نبوت ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سُنّت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جمالے گا۔ اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے کھول دے گی۔

اس روایت کو شاطبی نے "موافقات" میں اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے "منصبِ امامت" میں نقل کیا ہے۔ ائمہ اور علماء سلف اِس امر کے بارہ میں متفق ہیں کہ یہ دَور جس میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت از سرِ نو قائم ہوگی مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ شروع ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا دَور وہ مبارک دَور ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس اُمّت کا اوّل و آخر بہتر ہے۔ ابتداء میں ان میں اللہ کا رسولؐ ہے اور آخر میں ان میں مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ درمیان کا زمانہ بڑا کجی والا اور ٹیڑھا ہے (کنز العمال ۲۰۲/۸) پس مسیح موعود کے زمانہ میں دَورِ اوّل کے خصائص کا تازہ ہونا اور خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا قیام عمل میں آنا مقدر تھا۔ یہ اِسلئے کہ مسیح موعود نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع و پیروی کی برکت کے نتیجہ میں آپؐ ہی کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی ایک مجسّم قدرت کے طور پر مبعوث ہونا تھا اور مجسّم قدرت کی بعثت اور اسلام کے عروج و اقبال اور عالمگیر غلبہ کی مستحکم بنیاد قائم ہونے کے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ راشدہ کا دائمی طور پر بحال ہونا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقدر کر رکھا تھا۔

سو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو اللہ تعالیٰ کی ایک مجسّم قدرت ہیں) کی بعثت کے ساتھ آج سے قریباً ۸۰ سال قبل صدیوں کے زوال و اضمحلال اور کجی و کج روی کے بعد وہ مبارک دَور شروع ہوا جس میں اسلام کے دَورِ اوّل کے خصائص اِس شان سے تازہ ہوئے کہ وہی اسلام جو ادیانِ باطلہ کے تابڑ توڑ حملوں کے باعث کالعدم ہوتا دکھائی دے رہا تھا تجدید و احیاء کے ذریعہ ایک نئی قوت و توانائی سے ہمکنار ہوتا چلا گیا اور تمام ادیانِ باطلہ کو اس کے آگے عاجز و درماندہ دشمن کی طرح ہتھیار ڈالنے کے سوا چارہ نہ رہا اور پھر یہی نہیں بلکہ اسلام کی اِس حیاتِ تازہ کو دائمی حیات میں تبدیل کرنے کے لئے قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ علیٰ منہاجِ نبوت کا دائمی قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کے قیام کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دُوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دُعا میں لگے رہیں تا دُوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔" (الوصیت)

اور پھر آپ نے یہ بشارت بھی دی کہ یہ دُوسری قدرت یعنی خلافتِ علیٰ منہاج نبوت دائمی ہوگی یعنی ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی چنانچہ فرمایا:-

"تمہارے لئے دُوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دُوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت)

وہ دوسری قدرت یعنی خلافتِ راشدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے معاً بعد حسبِ وعدۂ الٰہی ظہور میں آئی۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل قرار پائے۔ اس کے بعد سے قدرتِ ثانیہ کا مسلسل ظہور و عمل میں آتا چلا جا رہا ہے اور قیامت تک آتا چلا جائے گا کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ خلافتِ اولیٰ کا مبارک عہد پورا ہونے اور خلافتِ ثانیہ کے نہایت مقدس و بابرکت اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے بھرپور عہد میں سے گزرنے کے بعد اب ہم بفضل اللہ تعالیٰ خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک اور نئی کامیابیوں اور کامرانیوں کے آئینہ دار عہدِ سعادت آثار میں سے گزر رہے ہیں اِس مبارک و مقدس عہد میں بھی حسب وعدۂ الٰہی آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کر رہا ہے اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے کھول رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ "فضل عمر فاؤنڈیشن" "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" ایسی بابرکت تحریکیں جاری فرماکر اور جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ، مخلص و فدائی احباب کو حضور ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبّیک کہتے ہوئے ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرکے اور پھر ان تحریکات کے غلبۂ اسلام کے حق میں اطراف و جوانبِ عالم میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرماکر اور ان کے نتیجہ میں وسیع تر بنیادوں پر عالمگیر نوعیت کی نئی کامیابیوں اور فتوحات کے انتہائی خوشکن آثار کو منصۂ شہود پر لاکر دنیا پر آشکار کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کے وقت سے

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

کی بشارت نہایت شان سے پُوری ہوتی چلی آرہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے یہ آپ ہی کی بعثتِ مبارکہ کی ایک عظیم الشان برکت ہے کہ حسب بشاراتِ سابقہ وجد بردہ خلافتِ حقّہ اسلامیہ کا قیام از سرِ نو عمل میں آیا ہے جس کے نتیجہ میں یہ زمین اپنے رب کے نور سے رفتہ رفتہ بقعۂ نور میں تبدیل ہوتی چلی آرہی ہے۔

بعثتِ مسیح موعود کی اِس عظیم الشان برکت یعنی دائمی نعمتِ خلافت کی دل سے قدر کرنا ہم سب کا اوّلین فرض ہے اور قدر یہی ہے کہ ہم نظامِ خلافت کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں، اطاعت اور خدمت و فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور نسلاً بعد نسل پیش کرتے چلے جائیں کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھیں اور خدائے ذوالعرش خوش ہوکر ہم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل فرماتا چلا جائے اور محض اپنے فضل سے وہ غلبۂ اسلام کا دن جو نظامِ خلافت کی برکت سے قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھادے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے
اس کی ناقدری بڑے خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"مَیں ... اسی ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور جو اس گھر (مسجد) کا مالک ہے۔ اور مَیں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو آسمان اور زمین کا حاکم ہے اور جس کی جھوٹی قسم لعنت کا باعث ہوتی ہے اور جس کی لعنت سے کوئی جھوٹا بچ نہیں سکتا کہ مَیں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کے لئے کوشش کرو اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو مَیں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنائیو۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے خود اپنے فضل سے چُن لیا ہے تو مَیں کس طرح اسے ناپسند کرتا؟ کیا اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے اور تم اس کو لے کر نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا؟ اور تمہاری یہ حرکت درست ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے۔ جب دُنیا کے دوستوں کی نعمتوں کو کوئی ردّ نہیں کرتا بلکہ بڑی عزّت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو مَیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کس طرح ردّ کر دوں کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو ردّ کرنے والوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم کے لوگ طُور پر گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو فرمایا تھا کہ آؤ ہم تم سے کلام کریں۔ وہاں جب زلزلہ آیا تو وہ ڈر گئے اور کہنے لگے کہ ہم خدا کی باتوں کو نہیں سننا چاہتے اور واپس چلے آئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اس نعمت کی ناقدری میں یہ سزا دی کہ فرمایا۔ اب تم سے کوئی شرعی نبی برپا نہیں کیا جائے گا بلکہ تمہارے بھائیوں میں سے کیا جائے گا۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمت کو ردّ کرنے والوں کی نسبت جب مَیں یہ دیکھ چکا ہوں تو پھر خدا کی اس نعمت کو مَیں کس طرح ردّ کر دیتا؟ مجھے یقین تھا کہ وہ خدا جس نے مجھے اس کام کے لئے چُنا ہے وہ خود میرے پاؤں کو مضبوط کر دے گا اور مجھے استقامت اور استقلال بخشے گا۔ پس اگر مجھے خلیفہ ماننے والے بھی سب کے سب نہ ماننے والے ہو جاتے اور کوئی بھی مجھے نہ مانتا اور ساری دُنیا میری دشمن اور جان کی پیاسی ہو جاتی جو کہ زیادہ سے زیادہ یہی کرتی کہ میری جان نکال لیتی تو بھی مَیں آخری دَم تک اس بات پر قائم رہتا اور کبھی خدا تعالیٰ کی نعمت کے ردّ کرنے کا خیال بھی میرے دل میں نہ آتا۔"

تقریر مورخہ ۲۷ ؍دسمبر ۱۹۱۴ء برموقع جلسہ سالانہ

بحوالہ "برکاتِ خلافت"

خلافتِ احمدیہ اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے
جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں لائے تھے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضور کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور رُوحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منوّر کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کو ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہے ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دُنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دُنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن خلافتِ قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلّی اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود والمہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اِس دُنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدیٔ موعود دوبارہ دنیا میں لائے تھے۔

اب اللہ کی مشیت نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جانشینی کی بھاری ذمہ داریاں میرے کمزور کندھوں پر ڈال دی جائیں۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ ؍اپریل ۱۹۷۰ء

مطبوعہ الفضل ۱۴ ؍مئی ۱۹۷۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت خلافت

محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ

"حیوانات اور پرندوں میں بھی یہ ایک قانون ہے کہ اُن کا کوئی نہ کوئی لیڈر یا مدبر یا کمانڈر ہوتا ہے جس کی وہ پیروی و اطاعت کرتے ہیں اور اس کے نقشِ قدم پر چلتے اور اس کے احکام سے منحرف نہیں ہوتے اور اگر وہ اس کے سامنے سرکشی کا رویہ اختیار کریں تو اس کی سزا انہیں ملتی ہے...... پھر یہ بات خلاف عقل و دانش ہوگی کہ مومنوں کی جماعت کا کوئی لیڈر (جسے عربی میں امام یا خلیفہ کہتے ہیں) نہ ہو اور وہ ایک بھیڑ جدھر چاہے جا رہی ہو اور جو چاہے انہیں چرا کر لے جائے اور جو بھیڑیا چاہے انہیں چیر پھاڑ جائے اور جو شیر چاہے انہیں اپنا شکار بنائے۔"

۱۔ ابتدائے خلق سے ضرورت خلافت

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ خلافت کا اجراء مشیت الٰہی سے حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہا اور اپنی اس مشیت کا اظہار ملائکہ سے کیا تو انہوں نے اس کی کوئی ضرورت نہ سمجھی اور اپنے خیال کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔

(سورۃ البقرۃ ۳)

کہ کیا تو اس میں ایسے شخص کو بھی پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم تو وہ ہیں جو تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بھی کرتے ہیں اور تجھ میں سب خوبیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے خلافت کو زمین میں فساد اور قتل و غارت کا سبب سمجھا اور اپنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کو کافی سمجھا جس میں وہ مشغول رہتے تھے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

"إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ"

کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جس کا تمہیں علم نہیں۔ اور خلافت کی ضرورت اپنے فرشتوں کو سمجھانے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی ان صفات و اسماء کا علم عطا فرمایا کہ اور آدم کے ساتھ فرشتوں کا امتحان لیکر اور اپنے خلیفہ کا ان پر تفوق ظاہر کر کے فرشتوں پر یہ ثابت کر دیا کہ باوجود فرشتوں کی موجودگی اور ان کی تسبیح و تقدیس کے آدم کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ایک ضرورت حقہ ہے اور اسی ضرورت حقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہے اور خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی اطاعت کریں اور اس مشیت الٰہیہ کو دنیا میں نافذ کرنے میں آدم کی مدد کریں جس کے نافذ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ مگر ابلیس نے خلافت آدم کی کوئی ضرورت نہ سمجھی اور خلیفہ خدا سے اپنے آپ کو بڑا خیال کیا اور اس کے حکم سے سرکشی کر کے کافر کا خطاب اللہ تعالیٰ سے پایا۔

أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔

اور نہ صرف یہی بلکہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی بھی اجازت مانگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت میں حارج ہونے اور روڑے اٹکانے کی پوری پوری کوشش کرے اور اپنے دلدادگان کو بھی خلیفۃ اللہ کی اطاعت سے باز رکھنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ناکامی و نامرادی پر مہر لگانے کے لئے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور فرما دیا کہ تو اپنے اس ارادہ میں کامیاب نہ ہوگا۔

"وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ"

اور میری لعنت تجھ پر قیامت تک برستی رہے گی

سے

غرض رکھتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کی تجلیات کے لئے خلافت کی ضرورت ہے اور صفات الٰہیہ کا ظہور و بروز خلافت کے ذریعہ ہی ابتدائے آفرینش سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا رہے گا اور یہی وہ حقیقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس طرح ظاہر فرمایا ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْرَفَ (براہین احمدیہ)

کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ!

۲۔ فطرت کا تقاضا یا نظام عالم

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ۔

(الانعام: ۳۹)

کہ سب کے سب زمین میں چلنے والے جانور اور نیز اپنے دونوں پروں سے اُڑنے والے پرندے تمہاری طرح کی جماعتیں ہی ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں کچھ بھی کمی نہیں کی۔ پھر انہیں دینی پہلے بیان کردہ گروہوں میں سے انسانوں کو اپنے رب کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔

اس ارشاد خداوندی سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ تمام حیوانات و چرند و پرند بھی بنی آدم کی طرح ایک ایک امت (جماعتیں یا گروہ) ہیں اور جس طرح بنی آدم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے ماتحت چل رہے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات بھی قوانین الٰہیہ کے تابع ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات اور پرندوں میں بھی یہ ایک قانون ہے کہ ان کا کوئی نہ کوئی لیڈر یا مدبر یا کمانڈر ہوتا ہے۔ جس کی وہ پیروی و اطاعت کرتے ہیں اور اس کے نقش قدم پر چلتے اور اس کے احکام سے منحرف نہیں ہوتے اور اگر وہ اس کے سامنے سرکشی کا رویہ اختیار کریں تو اس کی سزا انہیں ملتی ہے۔ اگر دس مرغ ہوں تو ان میں سے صرف ایک کو بالادستی حاصل ہوگی۔ اگر دس بیل ہوں تو ان میں سے ایک ہی بیل غلبہ سب سے ہوا ہوگا۔ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام نہایت اعلیٰ درجہ پر مشاہدہ میں آ رہا ہے کہ وہ شہد کی مکھیاں جو ایک چھتہ میں ہوتی ہیں ایک شہد کی مکھی کی پیروی تسلیم کرتی ہیں تابع ہوں گی اور ملکہ (دیگر مکھیاں) بھی اسی طرح اپنا نظام رکھتی ہیں۔ اور مرغ آب بھی اور یہی نظام بنی آدم میں بھی جاری و ساری ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے لیڈروں کے ماتحت ہیں ہر گھر کا ایک لیڈر، گاؤں کا لیڈر، گاؤں کے مجموعہ کا ایک لیڈر، پھر شہر کا ایک لیڈر اور پھر بہت سے شہروں کے مجموعہ یا ملک کا ایک لیڈر۔ اور جب تک کسی جماعت کا کوئی لیڈر نہ ہو اور جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی کیونکہ جماعت کے لئے ایک واجب الاطاعت شخص کا ہونا ضروری ہے۔ اور بنی آدم کی کسی جماعت کا نظام بغیر کسی ایک حاکم یا امیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے چل نہیں سکتا۔

پس اگر دنیا میں یہ نظام جاری و ساری ہے۔ اور ہمارے مشاہدہ میں آرہا ہے تو یہ بات خلاف عقل و دانش ہوگی کہ مومنوں کی جماعت کا کوئی لیڈر (جسے عربی میں امام یا خلیفہ کہا جاتا ہے) نہ ہو! اور ہر ایک بھیڑ جدھر چاہے چری ہو اور جو چوڑ چاہے انہیں چیر کھا جائے اور جو بھیڑیا چاہے انہیں چیر پھاڑ جائے اور جو شیر چاہے انہیں اپنا شکار بنالے! اور ہر ایک بھیڑ اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں تو آزاد ہوں! مجھے کسی گلہ بان کی کیا ضرورت ہے؟ کیا میرے لئے یہی کافی نہیں کہ میں بے خطر ہوں؟ نہ شیر کو کھاتی ہوں نہ بھیڑیا کو دکھ دیتی ہوں! اور یہی وہ حقیقت ہے جسے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ"

جو جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں ڈالا جائے گا!

گویا حفاظت امت اور حفاظت جماعت کے لئے ایک وجود کا ہونا (جسے اسلامی اصطلاح میں امام یا خلیفہ کا لقب دیا جاتا ہے) نہایت ضروری ہے تا افراد جماعت اپنے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ و مصئون رہیں اور جس غرض و غایت کے لئے وہ جماعت بنائی گئی ہے وہ احسن طور پر پوری ہوتی رہے!

۳۔ اجماع صحابہ کرامؓ

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ؟ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔"

(سورۃ الانبیاء ۳۵-۳۶)

کہ ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے غیر طبعی عمر نہیں بخشی۔ کیا اگر تو مر جائے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ رہیں گے؟ ہر جان موت چکھنے والی ہے!

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ

(آل عمران: ۱۴۵)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے؟ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے، وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہیں کر سکتا اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔ اس لئے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ بالرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے اپنے رفیق خداوند پاک سے جا ملے اور اس دنیا کو الوداع کہہ گئے

آپ جب اپنے مرکز (مدینہ) سے کہیں باہر تشریف لے جاتے تھے تو اپنے کسی محب یا عزیز کو مدینہ کا امیر مقرر فرما جاتے تھے لیکن آپ جب اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تو آپ نے کسی شخص کو بھی اپنا جانشین یا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کا نام صراحتاً لیا کہ اسے میرے بعد اپنا امام یا خلیفہ یا امیر بنا لینا! آپ چند دن بیمار اور صاحب فراش رہے۔ آپ کی عمر بھی کوئی زیادہ نہیں تھی صرف ۶۳ سال کی عمر تھی اور یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ اس قدر جلد اس دنیا سے رحلت فرما جائیں گے۔

ابھی آپ کی وفات ہوئی ہی تھی اور آپ کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار یعنی اہل بیت النبی اور حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ آپ کے گھر میں آپ کے جسم مبارک کے پاس آپ کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے لئے جمع تھے کہ اچانک آپ کے قریبی رشتہ داروں کو اطلاع ملی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انصار (اہل مدینہ) بنی ساعدہ کی حویلی میں جمع ہیں اور وہاں کچھ مشورہ وغیرہ ہو رہا ہے۔ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ تو گھر میں حضورؐ کے پاس ٹھہرے رہے اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سقیفہ (وہاں یا حویلی) بنی ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ وہاں جانے پر دیکھا کہ انصار اس بحث میں مشغول ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیں داغ مفارقت دے گئے ہیں اب ہمارے اندر آپ کا کوئی جانشین (خلیفہ) ہونا چاہیئے! اور وہاں موجود انصار کا خیال تھا کہ آپ کا خلیفہ ہم انصار میں سے ہی ہونا چاہیئے اگر یہ بات نہ مانی جا سکے تو دو خلیفے ہوں۔ ایک انصار میں سے اور ایک مہاجرین میں سے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سب باتیں سنیں اور پھر اپنا سلسلۂ کلام شروع فرمایا اور سب سے پہلے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔

گویا سب سے پہلے آپ نے سنت الٰہیہ کو بیان فرمایا کہ سب رسولوں کے لئے موت مقدر تھی اور سب رسول اس جہان سے اپنے اپنے وقت پر گذر گئے۔ اب کوئی بھی ان میں سے باقی نہیں رہا اور اس سنت کے مطابق ہمارے پیغمبر خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی وفات پا گئے ہیں اور اس آیت کو سنکر سب صحابہ کرام خاموش رہے اور کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ اے حضرت! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت خضرؑ بھی زندہ ہیں اور حضرت ادریسؑ بھی زندہ اور حضرت عیسےٰؑ بھی زندہ ہیں! اور اس طرح تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے آنے والے جملہ انبیاء کرام عیسیٰ ہوں یا موسیٰ ادریس ہوں یا خضر (علیہم السلام) کی وفات پر اجماع ہو گیا!

اس کے بعد آپ نے انصار کو سمجھایا کہ دو خلیفے مقرر کرنے والی بات درست نہیں۔ خلیفہ ایک ہی ہوگا! باقی سب اس کے اعوان و انصار ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف فرمایا کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو ہی خلافت کا مستحق دیکھ کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ تسلیم کر لیا اور آپ کی بیعت کر لی اور یہ دوسرا اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر ہو گیا کہ خلافت ایک نہایت ضروری نظام ہے اور سب مومنوں پر آپ کی بیعت و اطاعت کرنا فرض ہے اور یہی (خلافت) ایک ذریعہ ہے جس سے جماعت قائم رہ سکتی ہے اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کر سکتی ہے! نیز یہ کہ خلیفہ ایک ہی ہو سکتا ہے! ایک وقت میں دو خلیفے یا ان سے زیادہ خلیفے کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا! بلکہ "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا" یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی قادر و متصرف خدا ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام یقیناً بگڑ جاتا، والی بات ہو جاتی! اور بجائے نفع کے نقصان ہوتا اور دوسری کی ڈھینگا مشتی ہوتی رہتی اور بجائے وحدت جماعت کے تشتت و افتراق اور عصیان و انشقاق ظہور پذیر ہوتا اور

"فِي كُلِّ بَيْتٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمِنْبَرٌ"

یعنی ہر گھر میں ایک امیر المومنین اور ایک منبر ہے والی بات ہو جاتی اور ارشاد خداوندی:۔

(وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا)

یعنی تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو، پر عمل نہ ہو سکتا!

۴۔ وعدۂ خلافت

خدا تعالےٰ کی پاک و کامل کتاب قرآن شریف نے صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا ذکر فرما دیا بلکہ آپ کی ذریت طیبہ میں بھی خلافت کے بقاء کا بیان فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں واضح طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کی غیر ظالم اولاد کی امامت اور حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اور پھر مسلمانوں کو بھی یہ بشارت دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(سورۃ النور : ۵۷)

کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال (نیک) عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفے بنا دیگا جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفے بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دیگا اور انکے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائینگے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کرینگے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ یہ وعدہ مسلمانوں میں سے ان خوش قسمتوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مومن اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں کہ وہ انہیں اسی زمین میں (مرنے کے بعد نہیں) اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس ذات بابرکات نے پہلی امتوں میں سے اپنے خلفاء بنائے۔ گویا جس قسم اور جس شان کی خلافتیں امت محمدیہ سے قبل گذر چکی ہیں اسی قسم اور اسی شان کی خلافتیں (روحانی و جسمانی) براہ راست یعنی آسمانی وحی کے ذریعہ اور بالواسطہ یعنی صلحاء امت کے انتخاب کے ذریعہ اور عام خلافت ارضیہ یعنی اس زمین کی وراثت اور ملکیت و سلطنت اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے ایک خوش نصیب حصہ کو بھی عطا فرمائے گا۔ اور یہ اس ذات بابرکات کا وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ ہرگز ہرگز وعدہ خلاف نہیں۔ یہ وعید نہیں کہ حالات کے بدل جانے سے ٹل جائے یا منسوخ ہو جائے!! اور خلافت کی جو اس کی طرف سے امت محمدیہ کے بعض افراد کو عطا کی جائے گی ضرورت بھی بیان فرما دی ہے کہ مسلمانوں پر جو ابتلاء دشمنوں کی طرف سے آئیں گے (جیسے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کسریٰ شہنشاہ ایران اور قیصر شہنشاہ روم کی حکومتیں اور ملک عرب کے بد دین لوگ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے) اور مسلمانوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جو نقص کثرت سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں عطا ہونے پر آ جائے گا۔ خلفاء کے ذریعہ ان کو دور کیا جائے گا یا بلفظ دیگر دشمنوں کے حملوں سے امت محمدیہ کو بچانے کے لئے اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھنے کے لئے سلسلہ خلافت کی ضرورت ہے! اگر سلسلہ خلافت مسلمانوں کے اندر قائم نہ کیا جاتا تو اسلام صفحہ ہستی سے نابود ہو جاتا۔ پس اسلام کی تمکنت و شوکت اور اسلام کے دشمنوں کی ہلاکت و ذلت اور مسلمانوں کے اندر وحدت و الفت پیدا کرنے اور

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ)

کہ میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے کی تکمیل کے لئے امت محمدیہ میں خلافت کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے اس انعام اور فضل اور رحمت کو ہمارے اندر تا قیامت باقی رکھے گا۔ کیونکہ امت محمدیہ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور امت محمدیہ اس میدان میں بھی گذشتہ سب امتوں سے سبقت لے جائے گی! فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ!

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰

(منیجر)

خلافت کے فقدان کی وجہ

"خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں بلکہ امت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں مومنوں اور عمل کرنے والوں کی اکثریت رہے گی۔ جب اس میں فرق پڑ جائے گا اور اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنیوالوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اب چونکہ تم بدعمل ہو گئے ہو اس لئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم)

خلافت

گھبراتے ہو کیوں دیکھ کے "عنوانِ خلافت"
تم نے بھی کبھی پکڑا تھا "دامانِ خلافت"

اک سلسلہ در سلسلہ ہے لا متناہی
ہر وقت شگفتہ ہے خیابانِ خلافت

دروازۂ رحمت تو کبھی ہوتا نہیں بند
وا شام و سحر رہتا ہے ایوانِ خلافت

اسکندر و ں کو ملتا نہیں اس کا کوئی گھونٹ
پاتے ہیں خضر چشمۂ حیوانِ خلافت

بانا ہے علیٰ وجہ بصیرت یہی تنویر
شانِ بنی آدم ہے فقط شانِ خلافت

(شیخ روشن دین تنویر مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ خلافت کی عظمت و اہمیت

محترم شیم مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

اللہ تعالیٰ نے مقامِ خلافت کی خاص عظمت بخشی ہے۔ سورۂ نور جس کا نام بھی نور ہے اور اس میں جن امور کی طرف ہدایت کی گئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک امر نور ہے اور گمراہیوں ظلمتوں اور فساد کے اندھیروں کو دور کرنے کا یقینی یقینی ذریعہ ہیں۔ اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے خلافت کے عطا کئے جانے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ درست ایمان اور عمل صالح سے مالامال ہوں۔ خلافت کو بھی اللہ تعالیٰ نے نور ہی قرار دیا ہے اور سورۂ نور میں ہی اس کا وعدہ دیا ہے اور یہ وہ عظیم سورۃ ہے جس کے شروع میں ہی اس کی اہمیت اور محتویات کی عظمت کے پیش نظر فرمایا۔

سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنٰھَا وَفَرَضْنٰھَا۔

یہ وہ عظیم الشان سورۃ ہے جسے ہم نے اتارا اور ہم نے اس کی ہدایات اور محتویات اور پیش کردہ امور کو مومنوں کی روحانی ترقی کے حصول کے لئے لازم قرار دیا ہے۔

سورۂ نور میں مقامِ خلافت کے عطا کئے جانے کے وعدہ اور پھر خلافت کے ذریعہ ضروری اور اہم امور کے انجام دئے جانے کی خبر دیکر درحقیقت اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خلافت کی عظمت اور اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی کہ جس مقام کے ذریعہ تمکنت، تمکین توحید الٰہی کے قیام۔ وحدتِ فکر، قوم میں یکجہتی اور تنظیم میں وابستہ رکھنا اور اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کو اکنافِ عالم میں انجام دینا مقدر ہے۔ اس کی قدر کرنا اور اس کی عظمت کا دل و جان سے اظہار کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اگر یہ مقامِ خلافت ایک پُر عظمت مقام نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس اہتمام کے ساتھ سورۂ نور میں اس کا ذکر نہ فرماتا۔

اصل میں تو مقامِ خلافت مقام نبوت کے تسلسل کا ہی نام ہے۔ جو فرائض نبوت کے اللہ تعالیٰ مقرر فرماتے ہیں صاحب نبوت کے انتقال کر جانے اور رفع الی اللہ کے باعث اس کے کاموں کو، اس کے فرائض کو، اس کے جاری کردہ امور کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا اور ان میں مزید استحکام پیدا کرنا اور ان کی توسیع کرنا صاحبِ خلافت کا اصلی کام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" میں مقامِ خلافت کی عظمت اور اس نکتہ کی وضاحت کرتے فرماتے ہیں:۔

"رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو"

پھر آپ نے اپنی اس کتاب میں لکھا:۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے تین باتیں نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتی ہیں۔

اوّل: چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں صاحب نبوت و رسالت چونکہ انسان ہوتا ہے اپنی عمر کبھی پوری کر کے وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے

دوّم۔ صاحب نبوت کے کمالاتِ کا ظلی طور پر حامل وہ شخص ہوتا ہے جو خلافت کے مقام پر فائز کیا جاتا ہے۔

سوم:۔ خلافت کے مقام کو اس لئے ضروری قرار دیا کہ تا دنیا ہر زمانہ میں برکاتِ رسالت اور کمالاتِ نبوت سے بہرہ ور ہوتی ہے

ظاہر ہے کہ جس مقام اور منصب کو برکاتِ رسالت اور فیضانِ نبوت کے پھیلانے کا خدا تعالیٰ نے ذریعہ بنایا ہے اس مقام کی عظمت و اہمیت کس قدر ہوگی۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تھا کہ

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ
سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ

کہ اے میری امت کے لوگو میرے طور و طریقہ کو اپنے لئے لازمی سمجھو اور میرے بعد جو میرے خلفاء راشدین و مہدیین ہونگے ان کے طور و طریق کو بھی اپنے لئے لازمی قرار دینا۔ جس تاکید سے حضور نے اپنی سنت اور روش کی پیروی و پابندی کو لازمی قرار دیا اسی تاکید کے ساتھ اپنے خلفاء کی سنت اور روش کی پیروی و پابندی کو لازمی قرار دیا۔ یہ اسی وجہ سے تھا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنی برکاتِ نبوت و رسالت کی برکات اور فیوض کے سلسلہ کے تسلسل کے لئے خلافت کو ضروری سمجھتے تھے اور اس بات سے آگاہ تھے کہ دنیا کو کمالاتِ نبوت اور برکاتِ نبوت سے بہرہ ور کرنے کے لئے خلافت کو ایک اہم ذریعہ گردانتے تھے اور حضور پاک کے دل میں اس مقام کی اہمیت و عظمت اس قدر رگھری تھی کہ اسے اپنی سنت اور اپنی معرفت کی پابندی کے ساتھ خلافت کی جاری کردہ سنت اور اپنی ہدایت کو بھی درحقیقت اپنی ہی سنت و ہدایت قرار دیا۔

> مقامِ خلافت مقامِ نبوت کے تسلسل کا ہی نام ہے۔ جو فرائض نبوت کے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں صاحبِ نبوت کے انتقال کر جانے اور رفع الی اللہ کے باعث ان کے کاموں کو، اس کے فرائض کو، اس کے جاری کردہ امور کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا اور ان میں مزید استحکام پیدا کرنا اور ان کی توسیع کرنا صاحب خلافت کا اصل کام ہوتا ہے

جب ہم گذشتہ چودہ سو سال کی تاریخ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو خلافت کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی صداقت اور بھی زیادہ نمایاں طور پر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ جب صحابہؓ کرام نے خلافت کی نگاہ سے دیکھا۔ خلافت کی ہدایات کی پابندی کی، خلافت کا دل و جان سے وقار قائم رکھا۔ خلافت کو برکاتِ رسالت اور فرائضِ نبوت کا نتیجہ گردانا تو وہ کامیابی پر کامیابی حاصل کرتے رہے فتنوں کو فرو کرتے رہے۔ وحدتِ فکر۔ یگانگت، باہمی اخوت و عزت کو قائم کرنے والے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو ایک دنیا جانتی ہے۔ تاریخ نے اسے ریکارڈ کیا ہے کہ چاروں طرف فتنوں نے سر اٹھا لیا۔ ان فتنوں کو کس نے کچلا۔ انشقاق و افتراق کو کس نے فرو کیا۔ وحدتِ فکر کس نے پیدا کی۔ یگانگت اور اخوت کی لڑی میں کس نے ان سب مختلف خیالات و نظریات کے لوگوں کو پرو دیا۔ علامہ ابن کثیرؒ نے اس وقت کے حالات کا نقشہ ان مختصر الفاظ میں کھینچتے ہوئے خوب لکھا ہے۔

تضرّمت الارض نارًا

گویا زمین آگ سے بھر گئی تھی۔ ہر طرف فتنوں کی آگ نے مسلمانوں کو بھسم کرنے کے لئے شعلے بلند کئے ہوئے تھے۔"

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے تاثرات بھی تاریخ نے محفوظ کئے ہیں۔ جو اس وقت کے خطرناک حالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو نفاق نے ہر طرف سے سر بلند کیا اور بہت سے قبائل مرتد ہو گئے انصار بھی الگ ہو گئے اس وقت میرے باپ پر ایسی مصیبت نازل ہوئی کہ اگر بلند اور مضبوط پہاڑوں پر نازل ہوتی تو انہیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔"
(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۵۹)

اور یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس ساری آگ کو سرد کیا تو خلافت حقہ راشدہ کے قیام نے سرد کیا اور فتنوں کے شعلوں نے جن خطوں کو بھسم کر دینا چاہا تھا وہ سارے خطے خلافت کی برکت سے باغ و بہار میں تبدیل ہو گئے اور خلافت کے بابرکت اور مضبوط و آہنی ہاتھ نے ان دلوں میں جو ان حالات کے باعث لرزہ براندام تھے تسکین و تمکین پیدا کر دی اور چند ہی دنوں میں ساری فضا صاف ہو گئی اور ایمان و عرفان کا وہ قافلہ جو نبوت کی برکت سے جاری ہوا تھا پھر سے رواں دواں ہونے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا"

(الوصیت)

یہ خلافت کی کس قدر عظمت ہے کہ نبوت کی طرح جو ایک خاص قدرت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسی تجلی کو مزید وسعت و تمکنت دینے کے لئے خدا تعالیٰ اپنی ایک دوسری قدرت ظاہر کرتا ہے جو خلافت سے موسوم ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا تو دراصل خلافت کی عظمت کی طرف آپ نے متوجہ کیا کہ جس طرح قدرت نبوت ایک خاص شان کی تجلی رکھتی ہے جو کفر و الحاد کے اندھیروں کو دور کرتی اور فسق و فجور کی ظلمتوں کو کافور کرتی اور انشقاق و افتراق کو مٹا کر اخوت اور وحدت پیدا کرتی ہے اسی طرح قدرت ثانیہ بھی اس وحدت ملّی کو قائم و دائم کرنے کا باعث بنتی ہے اور دلوں میں جو نور نبوت کے ذریعہ قائم ہے اس میں تسلسل پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے اور اخوت و مساوات و یگانگت کو از سر نو نہ صرف مستحکم کرتی ہے بلکہ اس کے دائرہ کو وسیع تر کرنے کا باعث بنتی ہے اور توحید الٰہی کو مضبوط چٹان پر مستقل قائم رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

خلافت کے ذریعہ یہ امور جب انجام پاتے اور پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں تو خلافت کی عظمت و اہمیت نمایاں طور پر اجاگر ہو کر ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کے لئے اسے خاص انعام قرار دیا ہے۔ خدا کا محبوب رسول اپنی سنت کی طرح خلفاء کی سنت کی پابندی کو لازمی قرار دیتا دکھائی دیتا ہے اور خدا کا مسیح موعود اسے قدرت ثانیہ۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہونے والی ایک خاص قدرت بتاتا ہے اس کی عظمت اور جلالت شان سے کون مسلمان اور کون مومن انکار کر سکتا ہے۔

مقام خلافت کی عظمت ہم پر بہت اہم ذمہ داریاں بھی ڈالتی ہے جن کا خیال رکھنا۔ جن کا پورا کرنا اس مقام کے دائمی قیام اور اس کی برکات سے دائمی طور پر فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ ان ذمہ داریوں میں سے سب سے اہم اور سب سے بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ دلی خلوص اور محبت اور وفاداری کے جذبہ سے جو بھی اس عظیم مقام خلافت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فائز کیا جائے اس سے تعلق رکھا جائے اس کی ہدایات کی تعمیل کی جائے اور عسر و یسر میں وفاداری کا عملی مظاہرہ کیا جائے۔ جب تک خلافت کے وابستگان اس چٹان پر قائم رہتے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور دجالی قوت بھی اس

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

الخلافة الاسلامية الاحمدية

خلافت نورِ ربّ العالمیں ہے — خلافت ظلِّ ختم المرسلیںؐ ہے
خلافت دیں کا اک حصنِ حصیں ہے — خلافت کامرانی کی امیں ہے
خلافت کاشفِ اسرارِ دیں ہے — خلافت حرزِ جانِ مومنیں ہے
خلافت عصمتِ صغریٰ کی حامل — خلافت ماحیٔ اعدائے دیں ہے
خلافت مرکزِ آئینِ قرآں — خلافت حافظِ شرعِ متیں ہے
خلافت مخزنِ عرفان و حکمت — خلافت رونقِ گلزارِ دیں ہے
خلافت وحدتِ ملّت کی ضامن — خلافت موجبِ فتحِ مبیں ہے
خلافت سے سدا وابستہ رہنا — ہمارا عینِ فرضِ اوّلیں ہے
خلافت ملّتِ بیضا کے حق میں — حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
خلافت کے بغیر اے قومِ احمدؐ — نہ دنیا ہے نہ عقبیٰ ہے نہ دیں ہے
ہر اک پیر و جوانِ احمدیّت — خلافت کے چمن کا خوشہ چیں ہے
بھٹک سکتا نہیں وہ راہِ حق سے — خلافت پر جسے کامل یقیں ہے
وہ جس سے غلبۂ حق ہے مقدّر — خلافت کا نظامِ بہتریں ہے
کیا ہے متّحد قوموں کو جس نے — مرے ہمدم یہ وہ حبلِ متیں ہے
یہ عالمگیر فیضانِ خلافت — بفیضِ رحمۃٌ للعالمیں ہے
یہ ہے زندہ نشاں زندہ خدا کا — یہ بیشک آیۃٌ للعالمیں ہے
مقابل پر ہمارے لا کے دکھلا — نظام ایسا اگر دیکھا کہیں ہے
رسالہ الوصیت پڑھ کے دیکھو — وہاں ذکرِ خلافت بالیقیں ہے
ہوئی کافور جس کے دم سے ظلمت — وہ شمعِ نور ربوہ میں مکیں ہے
خلیفہ ناصرِ دینِ محمدؐ — امامِ وقت کا اب جانشیں ہے

خلافت کے مناقب پر یہ صدیق
کلامِ خاکسار و کمتریں ہے

(الحاج) محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے
سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فیجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت — ایک مستحکم ڈھال

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

قرآن مجید میں اِس حقیقت کو نہایت واضح طور پر مسلمانوں کے سامنے رکھا گیا ہے کہ اُمّتِ مسلمہ میں جماعتی لحاظ سے اتحاد اور باہمی تعاون و تعاضد کو قائم کرنے اور قائم رکھنے نیز اُمّت کو اندرونی اور بیرونی فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مسلمانوں میں خلافت کا وجود نہایت ضروری ہے۔

آج دُنیا بھر میں مسلمانوں کی حالت مسلّمہ طور پر اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ اُس کے علاج اور اصلاح کے لئے خلافتِ راشدہ اسلامیہ کے قیام و استحکام کے سوا اور کوئی طریقِ کار صحیح معنوں میں مستقل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا چنانچہ مسلمانوں کے ایک مشہور عالم اور محدّث علامہ شیخ الطنطاوی الجوہری اپنی کتاب القرآن والعلوم العصریہ ص۱۷ (بحوالہ الفرقان مئی ۱۹۶۷ء) پر آیتِ استخلاف کے متعلق فرماتے ہیں:-

"ھٰذہ الآیۃ ذکرناھا مرّۃ اُخرٰی فی الکتاب واعدناھا ھٰھنا بعد ان بیّنّا طریق الاتحاد بین المسلمین۔ تلک الطریق الّتی ھدانا اللہ لاستخراجھا من الکتاب العزیز لا سبیل الٰی اسعاد المسلمین بغیرھا ولا سبیل لاُراحتھم وتمکینھم فی الارض واستخلافھم فیھا وتبدیل خوفھم امنًا الّا بھٰذہ السبیل وحدھا" (الخلافۃ)

یعنی اِس آیت کو ہم نے اِس کتاب میں دوبارہ ذکر کیا ہے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا طریق بیان کرنے کے بعد ہم نے پھر اس آیت کو دُہرایا ہے کیونکہ اس طریق کا علم ہمیں کتابِ عزیز سے ہوتا ہے اور اسکے بغیر مسلمانوں کی کامیابی کا اور کوئی طریق نہیں۔ نہ ہی اُنہیں زمین میں خوشحالی اور طاقت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی حکومت میسّر آسکتی ہے اور نہ ہی خوف امن سے تبدیل ہو سکتا ہے مگر صرف اور صرف اِس (خلافت) کے ذریعہ"

حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اُس کی تاریخ مذکورہ بالا حقیقت کو بالکل واضح کر دیتی ہے کہ خلافت کا نظام مسلمانوں کے لئے جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے ایک غیر متزلزل اور مضبوط ڈھال اور ایک مستحکم و محفوظ قلعہ کا کام دیتا ہے اور اہلِ اسلام کو ہر قسم کے شیطانی اور انسانی حملوں اور اندرونی اور بیرونی فتنوں سے نہ صرف محفوظ رکھتا ہے بلکہ نہایت کامیابی سے انکی بیخ کنی اور قلع قمع کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ سورہ نور میں مذکور آیتِ استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے خلافتِ راشدہ کی اس خصوصیّت کو خوب واضح کیا ہے فرمایا ہے ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنًا یعنی جب بھی مسلمانوں پر کبھی کسی طرف سے یا کسی لحاظ سے خوف و گھبراہٹ یا جماعتی اتحاد کو توڑنے کے لئے کوئی فتنہ و فساد برپا کیا جائے تو ایسے اوقات میں خلافت سے صحیح رنگ میں وابستگی اور وفاداری اُن کے لئے امن، تسکین اور حفاظت کا موجب ہوگی کیونکہ نبوّت کی نیابت کی وجہ سے خلافت ہمیشہ نصرتِ الٰہی اور تائیداتِ حقّہ الٰہیہ سے مشرّف رہے گی اور جماعتِ مسلمین کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کے دفاع اور حفاظت کے لئے ایک آسمانی ڈھال اور مضبوط قلعہ کا کام دیتی ہے۔

حدیث میں امامِ ربّانی اور خلیفہ کا ذکر

حدیث شریف میں بھی حضرت سید الخلق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی خلیفۂ راشد اور امامِ وقت کو ڈھال کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الامام جُنّۃٌ یُقاتل من ورائہ کہ مسلمانوں کے ربّانی امام اور خلیفہ اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک مؤیّد من اللہ ڈھال ہوتا ہے جس کی حفاظت و رہنمائی میں جہاد کرنا خواہ وہ جہاد بالقرآن ہو جہاد بالسیف ہو یا جہادِ اکبر یعنی جہاد علی النفس ہو مسلمانوں کی جماعتی اور انفرادی رُوحانی اور جسمانی، دینی اور دنیاوی غرضیکہ ہر قسم کی کامیابی اور فتح کا موجب ہوتا ہے۔ اِس حدیث شریف کی کئی تشریحیں اور مطالب ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِسی کا ایک مفہوم یوں بیان فرماتے ہیں:-

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی ساری جنگیں صرف امام کو ڈھال بنا کر لڑی جا سکتی ہیں فرمایا اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ من ورائہ۔ اس میں ایک بڑا ہی پیارا مفہوم جو ادا ہوا ہے یہ ہے کہ اسلام کی ساری جنگیں (یعنی روحانی و مادی تبلیغی و تربیتی سب) صرف امام کی ڈھال کے پیچھے کھڑے ہو کر لڑی جا سکتی ہیں۔ ہمارے کئی واقفِ زندگی ایسے ہیں جو انجام بخیر کو پہنچے یا جن کے انجام بخیر کی ہم توقع رکھتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں کئی ٹھوکر بھی کھاتے ہیں۔ آدم کے زمانہ سے اِس وقت تک شیطان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے لیکن ٹھوکر کی ابتداء یوں ہوتی ہے کہ ہمیں وقف سے فارغ کر دیں ہم اسلام اور احمدیت کی خدمت میں ساری زندگی گزار دیں گے۔ مگر جب تم امام کی ڈھال کے پیچھے سے ہٹ جاؤ گے تو پھر یا تو نعوذ باللہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان غلط ہوگا یا تمہاری خواہشات پوری نہیں ہوں گی (صدق اللہ و رسولہ) کیونکہ اسلام کی جنگ الٰہی سلسلہ کی جنگ تو امام کو ڈھال بنا کر اس کے پیچھے لڑی جاسکتی ہے ورنہ نہیں لڑی جاسکتی۔ اِس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد دُو چیزیں سامنے آتی ہیں ایک یہ کہ امام مصلحت بتائے گا اور کہے گا کہ یہ حکم ہے اس میں یہ مصلحتیں ہیں اس کے نتیجہ میں تمہارے سامنے یہ پروگرام رکھتا ہوں اور کبھی کہے گا کہ تمہیں مصلحتیں نہیں بتاتا تمہیں حکم ہے کہ مجھے ڈھال بنا کر پیچھے کھڑے ہو کر جنگ لڑو.... مصلحت بتانا ضروری نہیں ہوتا لیکن امام کے پیچھے پیچھے امام کی ڈھال کے پیچھے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ اور اسلام کی جنگیں لڑنا ضروری ہے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ مصلحت نہیں بتائی گئی اِس لئے ہم ڈھال سے پرے چلے گئے جاتے ہیں اِس طرح تم اپنا نقصان کرو گے اِس طرح اسلام کی جنگ نہیں لڑی جاسکتی ـــ ہرگز نہیں لڑی جاسکتی۔ اُمّتِ محمدیہ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے کہ جب اُمّت کو یہ ڈھال میسّر نہ تھی یا چھوٹی چھوٹی ڈھالیں تھیں مگر اُمّتِ محمدیہ بحیثیت اُمّت اِس ڈھال کے پیچھے نہیں لڑ سکتی تھی۔ وہ تو ایک جگہ جمع ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ کیا اس وقت مسلمانوں نے کوئی ترقی کی؟ اس زمانے کو مسلم اور غیر مسلم مؤرخین تنزّل کا زمانہ کہتے ہیں۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۷۳ء)

ڈھال والی حدیث کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشادِ مبارک دائمی اور سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے اور اس پر صحیح طور پر کاربند ہونے میں ہی اسلام اور احمدیت ...

> حضرتِ سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اس کی تاریخ (اِس) حقیقت کو بالکل واضح کر دیتی ہے کہ خلافت کا نظام مسلمانوں کے لئے جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے ایک غیر متزلزل اور مضبوط ڈھال اور ایک مستحکم و محفوظ قلعہ کا کام دیتا ہے اور اہلِ اسلام کو ہر قسم کے شیطانی اور انسانی حملوں اور اندرونی و بیرونی فتنوں سے نہ صرف محفوظ رکھتا ہے بلکہ نہایت کامیابی سے ان کی بیخ کنی اور قلع قمع کرنے کا موجب ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آئندہ ترقی اور غلبہ کا راز مضمر ہے اور یہ امر نہایت خوش کن ہے کہ ہماری جماعت بحیثیت جماعت و افراد اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے طور پر عمل پیرا ہے الّا ماشاء اللہ۔ میرے خیال میں عملی لحاظ سے ہمارے اور غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کے درمیان یہ اہم ترین مابہ الامتیاز اور خصوصی نشان ہے جس کی برکات سے یہ الٰہی جماعت باوجود نسبتاً نہایت کمزور اور چھوٹی ہونے کے اشاعت اسلام اور تبلیغ پیغام رسالت اور قوموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کا وہ کام کامیابی سے انجام دے رہی ہے جس کا عشرِ عشیر بھی ہمارے کثیر التعداد مخالفین نہیں کر سکے۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

آخری زمانہ میں خلافت کا قیام

آخری زمانہ کے متعلق قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی بیان کردہ پیشگوئیوں پر غور کرنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آخری زمانہ یعنی قرب قیامت اور مسیح محمدی علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام اور مسلمان نہایت کس مپرسی کی حالت میں ہوں گے۔ شیطان اپنے تمام لاؤ لشکر کے ساتھ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے حملہ آور ہوگا اور مغربی اقوام خاص طور پر اس کا دست راست بن کر اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گی۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں میں پھر بیداری اور زندگی پیدا کرے گا اور پھر خلافتِ راشدہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آئے گا جو مسلمانوں کے لئے ایک مضبوط و مستحکم ڈھال کا کام دیگی اور اس کی قیادت میں اسلام کے خلاف طاغوتی لشکروں سے پھر ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی جس میں اسلامی خلافت پُر امن روحانی ہتھیاروں اور جہاد بالقرآن کے ذریعہ دشمنانِ اسلام کو ہمیشہ کے لئے شکست دیگر اہلِ دنیا کے دل اسلام کے لئے جیت لے گی۔

مولانا ابوالکلام آزاد اور خلافت

آخری زمانہ کے متعلق ان پیشگوئیوں کو نہ صرف جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے بلکہ غیر از جماعت علماء و لیڈر بھی تسلیم کرتے اور ان کی صحت اور پورا ہونے کے اقراری ہیں۔ چنانچہ پاک و ہند کے مشہور دینی مفکر اور سیاسی لیڈر مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم اپنی کتاب "مسئلہ خلافت اور جزیرۂ عرب" میں لکھتے ہیں:-

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دورِ اول کے خصائص تازہ کرے گا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لایدری اولھا خیر ام آخرھا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتدا زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لیظھرہ علی الدین کلّہ ولو کرہ المشرکون (۶۱: ۹) یعنی دینِ اسلام اور اس کا رسول اسلئے آیا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے۔ کیونکہ آخری غلبہ صرف اَصْلَح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اَصْلَح دین صرف اسلام ہی ہے۔

"یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی جا رہی ہے ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی یہ وہ طلوعِ صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے اور ان نصر اللہ قریب کی آواز سنائی دیتی ہے۔" (ص۲۰)

آگے ابوالکلام صاحب خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام کا قانونِ شرعی یہ ہے کہ ہر زمانے میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ و امام ہونا چاہیئے۔ جس کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے اور مثل اطاعت خدا اور رسول ہے تا وقتیکہ اس سے کفر بواح (صریح) ظاہر نہ ہو"
("خلافت" ص۲۱۶)

ہمارے مسلمان بھائیوں کو مبارک ہو کہ مذکورہ بالا آیات و احادیث اور ان پیشگوئیوں کے مطابق جن کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شیطان کو آخری شکست اور اسلام کی آخری فتح و غلبہ کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں اور وہ خلافتِ راشدہ یعنی "ڈھال" بھی خلافتِ احمدیہ کی صورت میں عطا فرما دی ہے جس کے پیچھے اور جس کی راہنمائی میں حق و باطل کی یہ آخری جنگ لڑی جا رہی ہے اور اسلام کی فتح مبین کا روز روشن ترین آرہا ہے۔ مبارک ہیں وہ سعید رُوحیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ و امام کی بیعت میں داخل ہو کر اسلام کے اس جہادِ اکبر یعنی جہاد بالقرآن میں حصہ لے کر سعادتِ دارین حاصل کریں

مقامِ خلافت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

"آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحبؑ کے بعد خلیفہ کیا... پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اَور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے.... خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اَور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤنگا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے.... دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو.... کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھکر بددعا کا جوش آتا ہے مگر رحم سے کام لیتا ہوں۔ توبہ کر لو ہماری زندگی میں چھوڑ دو تھوڑے صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئیگا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کریگا.... جو حضرت صاحبؑ کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحبؑ نے گفتگو نہیں کی۔ ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا۔ ان پر رائے زنی نہ کرو"۔ (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

"اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا کہ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے نتیجہ سے بھی آگاہ رہو.... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت"

خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات و افضال کی بارش

(از محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے، ربوہ)

(۱)

اکتوبر ۱۹۰۶ء کا آخری عشرہ تھا جبکہ حضرتِ احدیّت جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مندرجہ ذیل وحی نازل فرمائی:۔

(۱) "اُرِیْکَ مَا اُرِیْکَ وَمِنْ عَجَائِبِ مَا یُرْضِیْکَ۔
(یعنی میں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا یعنی عظیم نشاناتِ رحمت دکھلاؤں گا اور نیز وہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تُو خوش ہوگا)

(۲) آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔
فرمایا۔ یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔

(۳) رُدَّ اِلَیْهَا رَوْحُهَا وَرَیْحَانُهَا۔
یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔

(۴) وَاِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ
اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آوے۔
(تَرَیِنَّ کے اس جگہ یہی معنی ہیں)

(۵) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔
(یعنی ہم تجھے ایک حلیم، پختہ کار، صائب الرائے اور دور اندیش لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں)

(۶) یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ
(یعنی وہ مبارک احمد کا قائم مقام اور اس کی شبیہ ہوگا۔)

(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

(۸) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
(یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے اور نیکی اور احسان کرتے ہیں۔)

(۹) فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں۔ جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ (یعنی جس کی کھال اتری ہوئی ہو۔ ناقل) دیکھا معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے اور کون سا محل ہے۔"

(منقول از تذکرہ طبع ثانی صہ ۷۳۳ بحوالہ البدر جلد ۶ نمبر ۴۴ مؤرخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صہ ۳
الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مؤرخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صہ ۱)

اس وحی الٰہی کے نزول کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں آپ کا اپنا تو کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ آپ کے ایک پوتے کی ولادت کی خوشخبری ہے۔ اس سے مراد صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ (مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے) بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ۱۹۰۶ء کے اوائل میں ان کی ولادت ہو چکی تھی۔ لازماً اس سے مراد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، ہمارے موجودہ امام ہمام خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جن کی ولادت اس وحی الٰہی کے بعد ۱۹۰۹ء میں ہوئی۔

اور اخر اکتوبر ۱۹۰۶ء کے کچھ دن بعد یعنی چند دنوں کے وقفے کے بعد ۶، ۷ نومبر کو حضور علیہ السلام پر اس عظیم پوتے کی خوشخبری پھر مندرجہ ذیل وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوئی:۔

"سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اِسْمُہٗ یَحْیٰی۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔

اے فرزندانِ احمدیت خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ آنے والی عید پر ہمیں آج سے سرسٹھ سال پہلے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا نے مبارک باد دی ہے۔ یقیناً جیسا کہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے ہماری دوسری صدی جو آج سے پندرہ سال اور کچھ ماہ کے بعد ظاہر ہوگی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور اس کے استقبال کے لئے ہم صد سالہ احمدی جوبلی منصوبہ اور فنڈ کے ذریعہ تیاریاں کر رہے ہیں۔

اَخَذَھُمُ اللّٰہُ بَقِیَ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ مَعَہٗ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ۔۔۔۔ آمدنِ عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"

(ترجمہ) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھے گا کہ تیرا رب ان مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔ خدا ان کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہے گا۔ اس کے ساتھ کوئی شریک ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یعنی باطل بھاگ جائیگا۔"

"اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے:۔

"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں۔"

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۷۳۹-۴۰ بحوالہ بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مؤرخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء والحکم مؤرخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء)

مندرجہ بالا الہامات پر جو مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۶ نومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوئے مجموعی نظر ڈالنے سے یہ امور واضح ہوتے ہیں:۔

۱۔ ان الہامات میں صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم کے بعد ایک اور پوتے کی پیدائش کی خوشخبری ہے اور اس کے بعد جو پوتا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوا وہ ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ ہی ہیں۔

۲۔ اس عظیم مولود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ رحمت کے عظیم الشان نشان دکھائیگا جن سے مومن خوش ہو جائیں گے اور ان کی مرادیں بر آئیں گی اور یہ نشاناتِ رحمت ہماری آنکھوں کے سامنے دن اور رات نازل ہو رہے ہیں۔

۳۔ یہ عظیم پوتا غلام حلیم ہوگا یعنی بردبار، دور اندیش، صائب الرائے، عقل کی پختگی رکھنے والا۔

۴۔ یہ موعود صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم (پسر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی شبیہ ہوگا۔ چنانچہ خاکسار راقم الحروف نے خود قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) میاں مبارک احمد مرحوم کی شکل وصورت رکھتے ہیں۔

۵۔ اس عظیم پوتے کے ساتھ حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی ایک عید (خوشیوں کی عظیم تقریب یا جوبلی) وابستہ ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے دنیا کو شرابِ معرفت پلانے والے ساقی!
عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔ یہ ہمارے موجودہ
امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی
ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کو صریح الفاظ
میں بانگ دُہل یہ مژدہ سُنایا ہے کہ احمدیت
کی دوسری صدی جو ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگی
(آج سے پندرہ سال بعد) وہ غلبۂ اسلام کی
صدی ہوگی اور اس کے استقبال کے لئے ہم
۱۹۸۹ء میں جوبلی (عید) منائیں گے اور اسی
استقبال اور اس کے لوازمات کے لئے حضور
پُرنور ایدہ اللہ الغفور نے جماعت کے سامنے
جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں ۲½ کروڑ روپے کی
اپیل پیش کی اور جماعت نے اس وقت تک
۱۰ کروڑ سے زائد کے وعدے آپ کے قدموں
پر نچھاور کر دیئے ہیں اور ابھی مزید وعدے
آ رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۶۔ احمدیت کی یہ عظیم ترقی اس موعود اور
اس کے پیشرو ائمہ احمدیت اور جماعتِ
مومنین کے تقویٰ اور قوتِ احسان
کے ذریعہ ہوگی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
کے افضال کی موسلا دھار بارش
نازل ہوگی۔

۷۔ مخالفین حق ذلت اور رسوائی، حسرت
اور ناکامی کی قبروں میں دفن کر دیئے
جائیں گے۔ اُن کی کھالیں اتار لی جائیں گی
یعنی وہ ننگے ہو جائیں گے اور ان کی
حقیقت و اصلیت دنیا پر ظاہر و آشکار
ہو جائے گی۔

۸۔ یہ آنے والا موعود ہوتا غلاماً زکیاً
اور ذریّۃً طیبۃً ہوگا۔ پاک سیرت
اور خوش اخلاق و خوش کردار جس کی
روحانی مہک سے سارا جہان متمتع ہوگا۔

۹۔ اس موعود کا نام یحییٰ اسلئے رکھا گیا کہ اس
نے اپنے پیشرو اور ادا ہیں صاحبزادہ
مرزا نصیر احمد مرحوم کے بعد (جنہوں
نے نو عمری میں وفات پا جانی تھی) پیدا
ہو کر عمر والا ہونا تھا اور ایک خاص
منصب یعنی تختِ خلافتِ راشدہ پر
متمکن ہو کر زندہ جاوید ہونا تھا اور
اپنے درخشاں کارناموں اور کامرانیوں
اور خداداد فتوحاتِ روحانیہ کے
باعث ہمیشہ کی زندگی اور شہرت پانی تھی۔

۱۰۔ اس موعود کے زمانے میں احمدیت پر مخالفینِ
احمدیت کی طرف سے اور ان کے علماء
کی طرف سے اور اسی طرح بعض دوسرے
دنیوی اسلام کی طرف سے اصحاب الفیل
جیسا حملہ مقدر ہے مگر خدا تعالیٰ ان
سب کو ناکام کر دے گا جیسا کہ حضور
علیہ السلام کو الہام ہوا۔ اور الہام بھی ہے
کہ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ
مُّنْتَصِرٌ۔ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ
یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اِنَّکَ الْیَوْمَ
لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ وَاِنَّ
عَلَیْکَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا
وَالدِّیْنِ وَاِنَّکَ مِنَ
الْمَنْصُوْرِیْنَ۔" (تذکرہ طبع ثانی
صفحہ ۶۲۸-۶۲۹ بحوالہ حقیقۃ الوحی
صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸)

یعنی ایک زمانہ آئے گا کہ احمدیت
کے خلاف بظاہر زبردست جمعیت کی
طرف سے منظم سازش کے ذریعے
حملہ ہوگا۔ بعض دنیوی اربابِ حل و
عقد بھی علماء کے ساتھ شامل ہو جائیں گے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ کہتے
ہیں کہ ہم ایک زبردست جمعیت ہیں اور
حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو تباہ
کر دیں گے۔ اس جمعیت علماء و اعلام
کو شکست دی جائے گی اور یہ پیٹھ
پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔ اور اے میرے
مسیح تو آج ہمارے نزدیک صاحب
مرتبہ و امین ہے (یعنی غلبۂ اسلام
بر اقوامِ عالم کی عظیم مہم اور امانت
تیرے اور تیرے خلفاء اور ساتھیوں
کے سپرد کی گئی ہے) اور تیرے پر میری
رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تو
اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شاملِ
حال نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔

۱۱۔ اس کے بعد پھر حضرت احدیت جلّشانہٗ
وعزّ اسمہٗ کی طرف سے آنیوالی عید یعنی
جوبلی اور جشن مسرت یعنی غلبۂ اسلام
کی صدی کے استقبال کی تقریب پر
حضور علیہ السلام کو اور آپ کی وساطت
سے آپ کے خلیفۂ راشد ہمارے امام
ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ اور پھر سب
جماعتِ مومنین کو مبارکباد دی
گئی ہے۔ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا
وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَّبِیًّا۔

۱۲۔ آخر میں اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت
منکرین کے گروہ اور جمعیت کو
مخاطب کرتا ہے کہ درحقیقت تو یہ
تمہارے لئے بھی عید کا سامان ہے
یعنی اگر تم اپنی مخالفتوں کو چھوڑ کر
غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں شریک
ہو جاؤ اور عید منالو تو تمہاری
خوش قسمتی ہوگی اور اگر تم اس عید
کے آنے پر یقین نہیں رکھتے اور
اسے منانے کے لئے تیار نہیں ہو تو
تمہاری مرضی غلبۂ اسلام کی عید تو
بہرحال آنے والی ہے ؎

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

۱۳۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو
"ایک نہایت چھپی ہوئی بات"
بتائی مگر اس کے ظاہر کرنے کی اجازت
نہیں دی۔

خاکسار راقم الحروف کو یاد ہے کہ
قادیان دارالامان میں بعد نمازِ مغرب
مسجد مبارک کی چھت پر مجلس علم و عرفان
میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مجھے اس چھپی ہوئی بات کا علم
ہے اور شاید اس کے ظاہر کر دینے کا اب
وقت آ گیا ہے۔ آج رات سب دوست
دعا اور استخارہ کریں کہ اگر اس کے ظاہر
کرنے کا وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ میرے
دل میں انشراح پیدا کر دے اور میں اس کو
ظاہر کر دوں۔ مگر اس کے بعد جہاں تک
خاکسار کو علم ہے حضور رضی اللہ عنہ نے
اس چھپی ہوئی بات کو ظاہر نہیں فرمایا۔

پس اے فرزندانِ احمدیت خوش
ہو اور خوشی سے اچھلو کہ آنے والی عید پر
ہمیں آج سے ستر سال پہلے زمین و آسمان
کے پیدا کرنے والے خدا نے مبارکباد دی
ہے۔ یقیناً جیسا کہ امام ہمام ایدہ اللہ
تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے ہماری دوسری
صدی جو آج سے پندرہ سال اور کچھ ماہ
بعد ظاہر ہوگی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی
اور اسی کے استقبال کے لئے ہم صد سالہ
احمدیہ جوبلی منصوبہ اور فنڈ کے ذریعہ
تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اے مخالفین
احمدیت! در اصل تو یہ تمہارے لئے بھی
عید ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

(۲)

خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد پر اب
نواں سال جا رہا ہے۔ اس عہد کے متعلق
الہام میں فرمایا گیا تھا کہ اُرِیْکَ مَا
اُرْضِیْکَ وَمِنْ عَجَائِبِ مَا یُرْضِیْکَ۔
کہ میں عجیب در عجیب رحمت کے نشان
دکھاؤں گا جو تجھے خوش کر دیں گے۔ سو ہم
نے اس عہد میں ہر روز نت نئی افزائش اللہ تعالیٰ
کے فضلوں اور تائیدات کی موسلا دھار بارش
کو اُترتے دیکھا ہے۔ اگر اپنے عام چندوں
کے بجٹ کو ہی دیکھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ نہایت
ہی قلیل مدت میں یہ بجٹ دوگنا ہو گیا ہے
اور ہر سال اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کرتا
چلا جاتا ہے۔ اسی سال ۱۹۷۳-۷۴ء کو دیکھ
لیں کہ جماعت نے اپنے امام کی آواز پر
لبیک کہتے ہوئے مقررہ بجٹ سے ساڑھے
تین لاکھ زائد رقم اس کے قدموں پر نچھاور
کر دی ہے۔

خلافتِ ثالثہ کی ابتداء میں حضرت
فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یادگار
کے طور پر ۲۵ لاکھ روپے کے فنڈ کی تحریک
کی گئی اور جماعت نے ۳۷ لاکھ روپے اپنے
امام کے قدموں پر نچھاور کر دیئے۔

اس کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ الغفور
کی طرف سے ارضِ بلال رضؓ، افریقہ میں غلبۂ
اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور اس
مقصد کے لئے سکول اور ہسپتال کھولنے
کے لئے "نصرت جہاں منصوبہ" اور "نصرت
جہاں ریزرو فنڈ" کا اعلان کیا گیا اور جماعت
نے ۵۳ لاکھ روپے حضور کی خدمت میں
پیش کر دیئے۔ اس منصوبہ کے ذریعہ سے
اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی جو بارش
ہوئی اور ہو رہی ہے وہ قارئین الفضل
سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں
کے ہاتھ میں ایسی شفا رکھ دی کہ بڑے بڑے
وزراء، رئیس اور چیفس بھی بعض دفعہ
ترقی یافتہ سرکاری ہسپتالوں کو چھوڑ کر
احمدیہ کلینک میں آ کر علاج کراتے ہیں۔
وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

خلیفۂ وقت کی آواز پر بیسیوں
ڈاکٹروں اور بیسیوں ایم۔ اے، ایم ایس سی
نوجوانوں نے والہانہ طور پر لبیک کہا اور
کہہ رہے ہیں اور ارضِ بلال میں پائے اسلام
کا جھنڈا اونچا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں
روح القدس کے ساتھ ہر دم اپنی تائید
اور نصرت بیش از بیش فرماتا رہے۔ آمین
ثم آمین۔

"نصرت جہاں منصوبہ" کے بعد خدا تعالیٰ
کے مقرر کردہ خلیفہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کے
دریا میں ایک اور عظیم بند باندھنے اور اس کی
نہروں کے ذریعہ ساری دنیا کی قحط زدہ زمینوں
کو آسمانی آبِ حیات سے سیراب و شاداب
کرنے کے منصوبہ کا "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ"
کے نام سے اعلان کیا گیا ہے اور جماعت
احمدیہ کے مخلصین نے اس شاندار اور والہانہ
انداز میں اس پر لبیک کہا ہے کہ مخالفینِ احمدیت
ورطۂ حیرت میں پڑ گئے ہیں اور بہت کچھ
غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں مگر ہم ان سے
یہی کہتے ہیں کہ ہمارے لئے تو ہمارے رب
نے ایک عید مقرر کر دی ہے —— غلبۂ اسلام
کی عید —— ہم تو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔
وہ یقیناً آنے والی ہے ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار
(مسیح موعود علیہ السلام)

اس یوسفِ گم گشتہ یعنی غلبۂ اسلام کا
مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں اس
طرح بھی ذکر معلوم ہوتا ہے کہ:۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ
لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔
قِیْلَ ارْجِعْ اِلٰی مَکَانِکَ۔
(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ...)

یعنی میں یوسفِ گم گشتہ کی خوشبو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقینی طور پہ محسوس کر رہا ہوں
کاش کہ تم مجھے دیوانہ قرار نہ
دو۔ کہا گیا کہ اپنے مکان کی
طرف واپس لوٹ جا۔

(۳)

مذکورہ بالا مالی نصرتوں کے علاوہ خلافتِ ثالثہ کے دور میں حسبِ سابق ہم ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات و افضال کو بیش از بیش نازل ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا اجتماع بھی ترقی احمدیت کے لئے ایک معیار و مقیاس کی حیثیت رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں ۱۸۹۱ء میں پہلے جلسہ سالانہ پر تمام ہندوستان سے صرف ستر احباب شریک ہوئے تھے۔

خلافت ثالثہ کی ابتداء کے وقت یہ حاضری ستر ہزار تک پہنچ چکی تھی اور ۱۹۷۲ء کے گزشتہ جلسہ سالانہ میں سوا لاکھ سے اوپر نکل گئی۔ اس کے علاوہ ان جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر ممالک کے وفود کو بھی اپنے اپنے ملکوں کے نمائندوں کی حیثیت سے شمولیت کرنے کی توفیق بخشی۔ لنگروں کی حاضری کو ہی لیجئے تو خدا تعالیٰ کی نصرت سامنے آجاتی ہے۔ خلافتِ ثانیہ کے مبارک دور میں لنگروں سے کھانا حاصل کرنے والے احباب کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۱۹۶۴ء میں چھیاسٹھ ہزار کسی سے کچھ زائد تھی لیکن گزشتہ سال جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر یہ تعداد ۵۰۵,۱۷ تک پہنچ گئی اور اسا جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء میں یہ تعداد ۸۰,۹۹۸ تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح خلافتِ ثالثہ کی ابتداء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لنگروں میں نانبائیوں نے ہڑتال کر دی جس پر خدا تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ نے اعلان کیا کہ ہم شکست کھانے والی قوم نہیں ہیں۔ ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر رکھا ہی نہیں گیا۔ ہم پر اس ہڑتال کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ سب احمدی اس اعلان کے بعد صرف ایک روٹی ایک وقت میں کھائیں اور اہالیانِ ربوہ اپنے گھروں میں روٹیاں پکوا کر لنگروں کو مہیا کریں۔ دیکھتے ہی دیکھتے حالات کی کایا پلٹ گئی اور ہڑتال ناکام ہو گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوئی گیس سے چلنے والی روٹی پکانے والی مشینیں دے دیں جن سے رنگ ہی بدل گیا اور ابھی ان مشینوں میں اضافہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ بعض خودکار مشینیں ہیں۔ جن میں صرف گندھا ہوا آٹا ڈالا جاتا ہے اور دوسری طرف سے روٹی کا تھان دکیرٹ کے تھان کی طرح نکلتا آتا ہے جسے پھر حسبِ ضرورت میں کاٹا جاتا ہے۔ بنوائی جا رہی ہیں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کا فضل ہے کہ ہمارے نوجوان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر والہانہ انداز میں خدمات بجا لاتے ہیں گو یہ درست ہے کہ سب ایک جیسے نہیں۔ بعض سستی بھی دکھاتے ہیں لیکن اکثر نوجوان ایسے ہیں کہ ان کے کردار پر واقعی رشک آتا ہے۔

اس سال ایک رات کو بحیثیت نائب افسر جلسہ سالانہ خاکسار سے یکدم رات کے دس بجے لنگرخانے کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ فوراً ہمیں خودکار مشین پر ساری رات ڈیوٹی دینے کے لئے اتنے معاون مہیا کریں۔ خاکسار اپنے معاونین سے صبح سے ڈیوٹی لے رہا تھا۔ وہ سارے دن کے تھکے ہوئے تھے مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ انہی کو میں اب ساری رات کی ڈیوٹی کے لئے کہوں۔ جھجکتے ہوئے میں نے انہیں کہا اور بتایا کہ تمہارے لئے ثوابِ عظیم کا یہ موقعہ پیدا ہوا ہے تو انہوں نے خوشی سے اس پر لبیک کہا اور باوجود سارا دن ڈیوٹی پر رہنے کے ساری رات ڈیوٹی پر رہنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔

جلسہ سالانہ پر مہمان نوازی کا جو نظارہ دیکھنے میں آتا ہے وہ بے مثال و بے نظیر ہے۔ قریباً ۸۱ ہزار کس کو دو تین گھنٹوں کے اندر بلا قیمت کھانا مہیا کرنا، بلکہ خود خدمت کرتے ہوئے کھلا دینا معمولی کارنامہ نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ وسّع مکانک کہ اپنے مکان کو وسیع کر۔ جس وقت یہ الہام نازل ہوا تو حضور علیہ السلام نے اپنے ایک خادم کو پانچ روپے دیئے کہ اس رقم سے ایک چھپر کا انتظام کرو تا اللہ تعالیٰ کے حکم کی فوری طور پر تعمیل ہو سکے۔

خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں اس نعمت سے بھی خدائی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے گئے۔ نئی سے نئی عمارات مرکزِ سلسلہ میں بھی اور بیرونی ممالک میں بھی مساجد اور مشن ہاؤسز، ہسپتالوں اور سکولوں کی شکل میں تعمیر ہوئیں اور ہو رہی ہیں مرکز میں چودہ لاکھ کے صرفہ سے مسجد اقصیٰ تعمیر ہوئی۔ گو اس کا بار احمدیت کے صرف ایک پیرو انے ہی اپنے اوپر لیا۔ مگر یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کی وجہ سے ہی ہوا۔ پھر چار پانچ لاکھ کے صرفہ سے خلافت لائبریری کی عمارت تعمیر ہوئی۔ اب آئندہ سال کے غیر ملکی مہمانوں کے لئے کئی ماڈرن طرز کے گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ ان میں سے دو کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ ایک پر قریباً چار پانچ لاکھ روپیہ کے صرفے کا اندازہ ہے۔

اسی مبارک عہدِ خلافت میں پولیس کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے جو اب اپنی تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ اس کے تہ خانہ کی کھدائی اپنے امام کی اپیل پر والہانہ رنگ میں لبیک کہتے ہوئے اہالیانِ ربوہ نے بذریعہ وقارِ عمل کی یعنی خود مزدوروں کی طرح ہاتھ سے کھدائی کی اور اس کام کو سرانجام دیا۔

الغرض ہم نے دیکھا کہ اس مبارک عہد میں بھی حسبِ سابق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائیدات شآبیبِ رحمت بن کر نازل ہوئیں اور مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بنیں اور یہی خدا تعالیٰ کی قائم کردہ سچی جماعت کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے کہ وہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائیدات اور نصرتوں کی مورد ہوتی ہے۔ منکرین کے لئے یہ ایک نشان ہے بشرطیکہ کسی کو چشمِ بصیرت نصیب ہو اور وہ قرآن کریم کے اس اعلان پہ تدبر کرے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (المومن:۵۲) کہ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو اس ورلی زندگی میں بھی اپنی تائید و نصرت سے نوازا کرتے ہیں۔

وَاٰخِرُ کَلِمِنَا حَمْدُہٗ وَشُکْرُہٗ
لِرَبٍّ مُّحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

بقیہ صفحہ (۷)

کے مقابل پر آئیگی انجام کار تباہ و برباد ہوگی۔ لیکن جب وابستگانِ خلافت اس ذمہ داری سے غافل ہوں گے اور اپنے ان فرائض کو فراموش کر دیں گے جو اسلام خلافت کے نظام کے تعلق ہیں۔ عائد کرتا ہے تو دشمنوں کی سازشوں کا آلہ کار بن جائیں گے حضرت علیؓ سے جب ایک نادان شخص نے یہ کہا کہ تمہارے زمانے میں فتنے، فتنے ہیں۔ پہلے خلفاء کے زمانہ میں یہ بات نہ تھی تو انہوں نے سچ فرمایا۔ بڑی اہم حقیقت کی طرف سے توجہ دلائی کہ ان خلفاء کے پیروکار مجھ جیسے ہوتے تھے اور میرے پیروکار تم جیسے مقامِ خلافت کی عظمت سے ناآشنا لوگ ہیں۔

الفضل میں اشتہار
دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم
کیل۔ پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے دور کر کے چہرہ کو صاف کرتی ہے
پم اینٹی پمپل ٹیبلٹس
خون صاف کر کے رنگ نکھارتی ہیں جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں جسم میں بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لاتی ہیں جس سے کیل اور پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔
المنار دواخانہ ربوہ

سرگودھا اور لاہور
کے درمیان سفر کے لئے
احباب ہمیشہ
یونائیٹڈ بس سروس
کی قابل اعتماد اور تیز رفتار بس پر
سفر کریں

تصویر کا اعلیٰ مرکز
معیاری اور اعلیٰ تصویر بنوانے
کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں
جائیداد، پلاٹس، کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ
ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۳۴۴ سے استفادہ فرمائیں
المشتہر داؤد برادرز آب پارہ اسلام آباد۔ فون ۲۲۳۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

انگریزی دان اصحاب کیلئے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ
۲۔ نماز کی کتاب۔
۳۔ عیسائیوں کی خدمت میں اسلام کی پیشکش۔
۴۔ نبراس المؤمنین: ایک سو احادیث

یہ تمام کتب
آر۔ پی۔ کو۔ لمیٹڈ ربوہ
سے طلب فرمائیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے۔ ہدیہ فی جلد علاوہ محصولڈاک -/۱۰ (دس) روپے
مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس (۳۰) روپے
تیسری جلد بھی جلد شائع ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

النَّاشِر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ گولبازار ربوہ ٹیلیفون ۴۸۱

خونی و بادی
بواسیر کی مشہور دوا
PILES
پائلز کیور
PILES CURE

ایک کیس میں استعمال کرانے کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب کینٹ ایگزیکٹو آفیسر منگلا کینٹ تحریر فرماتے ہیں "آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دیدونگا جو کہ اس مصیبت سے نجات پاکر آپکو اور مجھے دعائیں دینگے۔" قیمت فی کورس -/۱۰
ہر جگہ دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ - ۶۰۷

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

درآمد شدہ بی لٹ سے تیار کردہ
ہر قسم کی عمارت کی تعمیر کے لئے
معیاری سریا مناسب داموں پر خریدیں!
"احسان اسٹیل ٹریڈرز"
پروپرائیٹرز قریشی امان اللہ ابن قاضی ضیاءاللہ مرحوم سابق امیر جماعت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
نزد یو، بی، ایل۔ برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون ۶۱۶۶۶۵ / ۶۱۷۱۷۸

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے۔

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دس روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	زد جامِ عشق طاقت کی لاثانی دوا ساٹھ گولی بیس ۲۰ روپے
حب مفید النسا عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے	قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے	اولاد نرینہ مجرب دوا فی کورس پچیس ۲۵ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی تین روپے	ہمارا اصول ● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دواسازی ● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ	تریاقِ خاص نوجوانوں کی صحت کا نگہبان پانچ روپے
شہزرین خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے	اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔	معین الصحت تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج یوسوادن کی خوراک دس روپے
تسہیل ولادت پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے	مقوی دماغ گولیاں ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون۔ فی شیشی پانچ روپے	مقوی دانت منجن دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے۔ فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون ۶۳۸

مٹی کھانے کی عادت
بچوں میں عام پائی جاتی ہے "بے بی ٹانک" BABY TONIC کے استعمال سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ قیمت -/۳ روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

بندوق۔ پستول۔ ریوالور کارتوس وغیرہ ہر قسم خرید کرنے کیلئے
قریشی محمود الحسن
اسلحہ ڈیلر
کچہری بازار سرگودھا

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
کی آرام دہ اور سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے!

مرض اٹھرا کا شافی علاج۔ حبوب مفید اٹھرا چھ صد ۶۰۰ گولیاں بیس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمۂ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ گولبازار ربوہ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

مینیجر

کاغذ — اور — گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۲۳ / ۵۳۱۱۲

— پر —

تشریف لائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی ٭ ملک محمد حنیف

فون نمبر ۶۲۵۱۶ فون نمبر ۶۲۵۱۸

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں گولبازار ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زیور کی خرید و فروخت

اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

محمود گولڈ سمتھ

ربوہ۔ فون ۶۸۱

گولبازار

پر تشریف لائیں

شربت مفرح قلب

مفرح۔ مقوی قلب۔ دلپسند ذائقہ

★ دل کو فرحت اور طاقت دیتا ہے۔

★ اختلاج قلب و گھبراہٹ میں مفید ہے

★ شدت پیاس دور کرتا ہے۔

★ لُو کے اثر سے بچاتا ہے۔

المنار دواخانہ ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ھدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ، قاعدہ خورد پچاس پیسے

تاجروں کے لئے معقول کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ ۔/۱۱۰ روپے صرف علاوہ محصولڈاک

نوٹ:۔ جلد اوّل و دوم ختم ہیں باقی آٹھ جلدوں کی رعائتی قیمت ۔/۸۰ روپے علاوہ محصولڈاک۔

الناشر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ ٹیلیفون ۴۸۱

انمول موتی — قدرتی دانت

ان کی حفاظت اور قدر کیجئے

خطرناک مرض — "پائیوریا"

اور اس کا حیرت انگیز علاج ہمارے پاس موجود ہے بہتر اور کامیاب علاج کیلئے ہمارے کلینک پر تشریف لاویں۔ بالکل بے کار دانت بغیر کسی تکلیف ورد کے نکالے جاتے ہیں۔ سونے اور چاندی سے کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ نئے امریکن دانت جدید طریق پر بغیر تالو اور پلیٹ کے لگائے جاتے ہیں۔

(کامیابی شرط ہے)

ڈاکٹر بشیر احمد ڈینٹسٹ ماڈرن ڈینٹل سرجن

سرگودھا روڈ۔ بولے دی جھگی۔ لائلپور

غذا جزو بدن

بنانے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کیلئے "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے۔

قیمت ۔/۴ ڈاک سے ۔/۵/۵۰

— منگوانے کا پتہ —

شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

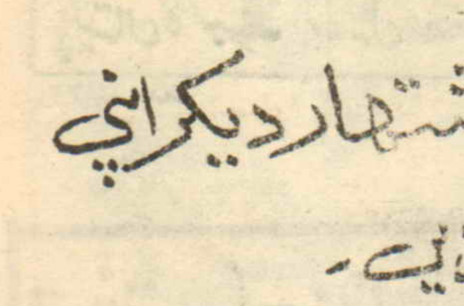

کاجل نور بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے بے جواب تحفہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا:۔

"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں"

(الفضل ۲۷/۷/۵۶)

سونے کی گولیاں ۳۰/-

زد جامِ عشق قیمت ایک پاؤ ۲۵/-

فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

منیجر طبیہ عجائب گھر

ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

صحتِ کی ضامن شہرہ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

رجسٹرڈ

دانت نکلوائیے

جناب محمد امین چوہدری صاحب ۲۶ صلاح الدین سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک لاہور نے لکھا:۔

"پرانے پائیوریا کی وجہ سے میرے مسوڑھوں سے بہت خون نکلتا تھا اور دانت بھی ہلتے تھے "اینٹی پائیوریا" کھانے سے نہ صرف خون نکلنا بند ہو گیا بلکہ دانت بھی بتدریج مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ واقعی ہی حیرت انگیز دوا ہے۔"

مکمل کورس ۱۰/-

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

جانوروں کے امراض کی

— مجرّب دوائیں —

شفائے اپھارہ • شفائے اسہال • شفائے بندش
شفائے چوٹ • شفائے گل گھوٹو • شفائے دودھ
شفائے سرکن • شفائے عام • شفائے کنار
شفائے منہ کھر • شفائے کرم • شفائے اوانس

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کیجئے قیمت فی پیکٹ ۷۵/- درجن ۷/-

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال

رحمت بازار ربوہ

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دُکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں!

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ، ٹشو ساٹن، بروکیڈ شنیل، کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں!

الفردوس کلاتھ مرچنٹ۔ ۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

دیدہ زیب ملبوسات

ہماری دکان پر ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا مثلاً فلیٹ کریپ، ولی کریپ، نائلسٹر کریپ K.T ٹائیٹرون، اٹرش ٹائیٹرون، مختلف رنگوں میں یونیورسل کاٹن، پلین و پرنٹ کاٹن کیمرک خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۱۷

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے نئے ماڈل کے

چولہے

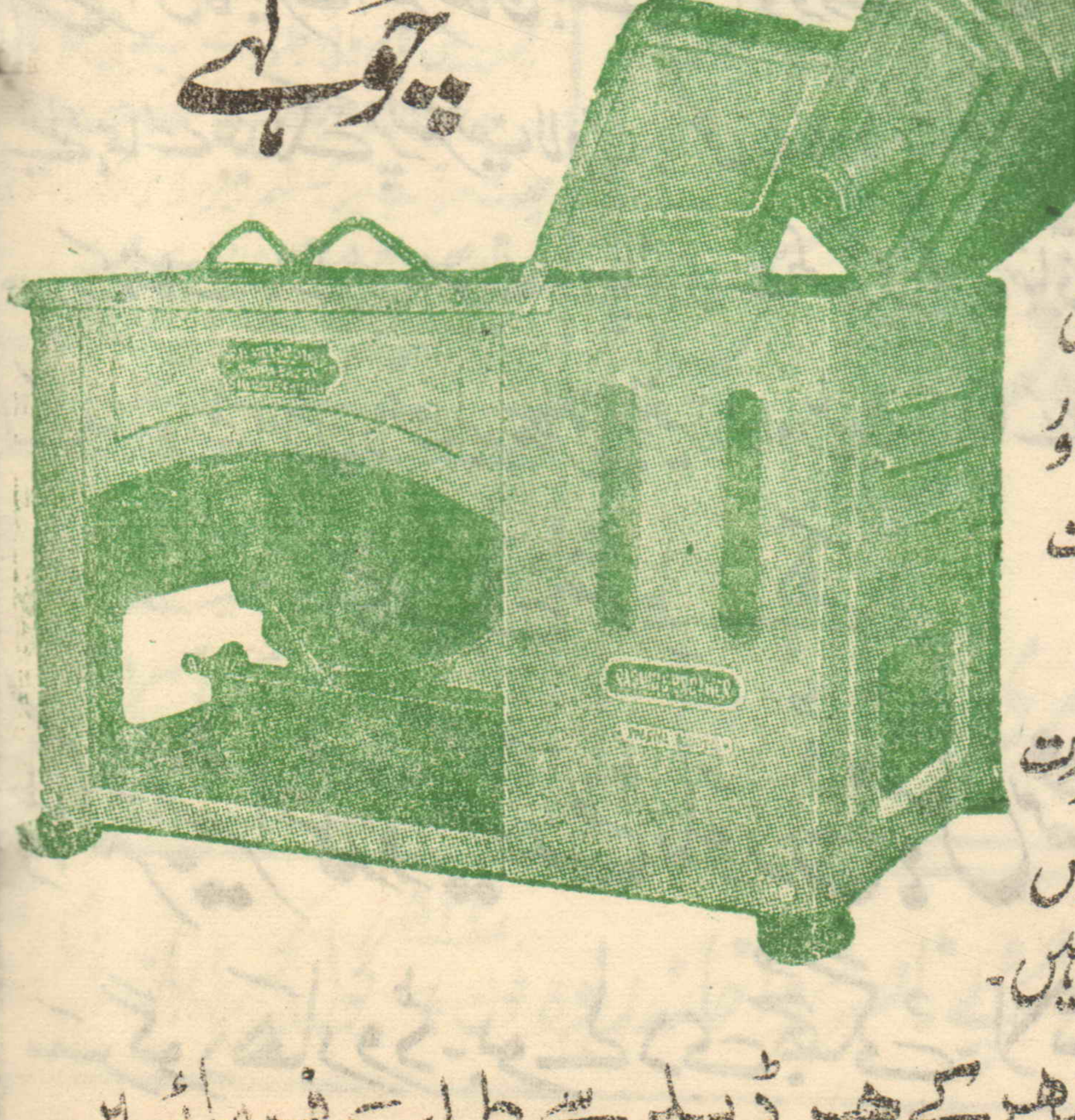

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراطِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیے

پاکستان کا مایہ ناز ڈیزل انجن

البدر کولڈ سٹارٹ ڈیزل انجن

تیار کردہ:۔ حاجی مرزا نصیر احمد

نسبت روڈ۔ ڈسکہ

سہراب

پاکستان کا پہلا اور واحد سائیکل

جو 10,00,000 دس لاکھ کی تعداد سے بھی زیادہ فروخت ہو چکا ہے

پاکستان کا نمبر 1 سائیکل سہراب

AIM SOH 2073

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر)

"دانتوں کی حفاظت" کا رسالہ بذریعہ خط

مفت منگوائیے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷